# Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN
2. Designation: Associate Professor,
3. Department/College: Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : P.G
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. II Sem, Paper, 5th
7. Title/Heading of e-content : 'HAQIQATE HUSN' (DR. IQBAL)
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb ) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

M.A. II sem, Paper - 5

06-7-2020

## حقیقتِ حسن (اقبال)

اقبال سے پہلے محمد حسین آزاد اور حالی نے نیچرل شاعری کی بنیاد ڈالی تھی اور انجمن پنجاب نے اردو نظم کو ایک نئی روایت سے آشنا کیا تھا۔ نظم نگاری کا ایسا روپ اقبال کے مزاج کے عین مطابق تھا اور یہ ان کی ضرورت کے تقاضے سے مناسبت رکھتا تھا۔ اقبال نے اپنے فکر و فلسفے کی تبلیغ کے لیے اس صنف کا انتخاب کیا اور نظم نگار کی حیثیت سے اپنی اہمیت اور انفرادیت تسلیم کروائی۔

اردو نظم نگاری میں اقبال کے اس اجتہاد کو ہمالہ، ابرِ کوہسار، حقیقتِ حسن، ساقی نامہ، مسجد قرطبہ کے علاوہ ان کی بیشتر نظموں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

حقیقتِ حسن بانگِ درا کی ایک چھوٹی سی تمثیلی نظم ہے جو کہ سات اشعار پر مشتمل ہے۔ اس نظم میں رمز و کنایہ کا انداز اختیار کیا گیا ہے اور شاعر کا فلسفہ بڑی کامیابی کے ساتھ شعروں میں ڈھل گیا ہے۔ نظم نگار نے خدا اور حسن کے مکالمے سے نظم کا آغاز کیا ہے۔ خدا اور حسن کے درمیان گفتگو ہوتی ہے اور اس کا موضوع حسن کی حقیقت اور ماہیت ہے۔ حسن خدا سے سوالیہ انداز میں یہ دریافت کرتا ہے کہ تو نے مجھے جہاں میں لازوال کیوں نہیں کیا؟ اس کا جواب میں خدا کے ذریعے اقبال نے ایک پیچیدہ فلسفے کو سیدھے سادے لفظوں میں بیان کر دیا ہے۔ یہ ایک فلسفیانہ حقیقت ہے کہ حسن کا وجود تبدیلی اور تغیر سے ہے۔ اگر زوال نہ ہو تو عروج کا تصور ہی ختم ہو جائے۔ دنیا میں تضاد ہی حسن کی بنیاد ہے۔ شب کی ظلمت سے ہی سحر کے جاں فزا ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ خزاں ہی بہار کی آمد کا لطف پیدا کرتی ہے اسی طرح عروج و زوال، خوشی اور غم ایک دوسرے کو وجود بخشتے ہیں۔ اقبال نے اسی حقیقت کی بہترین ترجمانی اپنی اس نظم میں کی ہے ؎

خدا سے حسن نے اک روز یہ سوال کیا
جہاں میں کیوں نہ مجھے تو نے لازوال کیا
ہوئی ہے رنگِ تغیر سے جب نمود اس کی
وہی حسیں ہے حقیقت زوال ہے جس کی

بھر آئے پھول کے آنسو پیام شبنم سے
کلی کا ننھا سا دل خون ہو گیا غم سے
چمن سے روتا ہوا موسم بہار گیا
شباب سیر کو آیا تھا، سوگوار گیا

اقبال کی بیشتر نظمیں 'مسدس، مثنوی، غزل اور مخمس کے فارم میں لکھی گئی ہیں 'حقیقت حسن' غزل کے فارم میں لکھی گئی بہترین نظم ہے۔ اقبال نے اس میں اپنے پیغام و جذبات کی ترسیل کے لیے ایک ایسا اسلوب اختیار کیا ہے جس میں تشبیہات و تمثیل استعارے کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ انہوں نے اس نظم میں ایسی بحر کا استعمال کیا ہے جس میں غنائیت اور موسیقیت کا عنصر موجود ہے اور اس غنائی کیفیت کو برقرار رکھنے کے لیے ایک مخصوص صوتیاتی آہنگ کو اس میں شامل کیا ہے۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College,
Aurangabad

Course: M.A. II sem, Paper - 5th

Title/Heading of E-Content: 'HAQIQATE HUSN' (DR. IQBAL)

Whats app No. 9431632576